OPEN ACCESS
ISSN (P): 2789-3820
ISSN (O): 2789-3839

Al-Āfāq

Vol. 03, Issue: 02, Dec-2023. PP: 80-91

دینی روایت کے تحفظ اور فروغ میں ضیائے حرم کا کردار

The Role of Zia-e-Haram in the Preservation and Promotion of Religious Tradition

Muhammad Saleem
Ph.D. Scholar, Department of Islamic studies & Arabic,
Gomal University D. I. Khan, Pakistan.
Dr. Hafiz Abdul Majeed
Assistant Professor, Department of Islamic studies & Arabic,
Gomal University D. I. Khan, Pakistan.
Muhammad Mahmood Raza
Ph.D. Scholar, Department of Islamic studies & Arabic,
Gomal University D. I. Khan, Pakistan.

***Abstract**:*
Magazines are an important asset and interpreter of the nation, which contains a vast source of knowledge. This repository of knowledge guides every individual and class of the nation without distinction. In Islamic world in general and in subcontinent of Pakistan and India in particular, various magazines at different levels, associated with Islamic journalism , are active in the glory and propagation of the religion of Islam. There are also Urdu Islamic magazine and Journals whose great religious, journalistic journey is short but their effects are evident in all walks of life. Of these, "Zia e Haram" is considered to the one of the most prestigious journals in subcontinent. This journal is highlighting the true and universal concept of Islam on the basis of knowledge and rationality for the last five decades. In its monthly and special publications, Islam is presented as a comprehensive system of life by bringing the issues of life in line with the modern age. Zia Haram has always played a good role in the protection and promotion of religious tradition.
***Keywords:** Magazines, Tradition, Protection, Special Publication, Religious.*

موجودہ دور ذرائع ابلاغ اور میڈیا کا دور بلکہ اس کی حکمرانی کا دور سمجھا جاتا ہے۔ قلم کی طاقت ایک مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے۔ دیگر انسانی خصوصیات کے علاوہ تحریر و تقریر انسان کے امتیازی اوصاف ہیں۔ اہل علم حضرات نے مذکورہ صلاحیتوں کی وجہ سے تبلیغ دین اور رجوع الی الحق کی طرف انسانیت کی راہنمائی کی جس سے انسان کو علمی و تحقیقی میدان میں شعور و آگہی حاصل ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْإِنسَانَ مَا لَمْ یَعْلَم[1]

"جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا، انسان کو وہ کچھ سکھادیا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔

چنانچہ اہل علم حضرات نے قلم کے ذریعے اور اسی قوت وصلاحیت کی بناء پر تاریخ ساز کارنامے سرانجام دیئے جن کی بدولت آج ہم دنیائے قدیم کی تاریخ، مشاہیر کے کارناموں اور جملہ اسلامی علوم وفنون سے استفادہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ عالم اسلام میں بالعموم اور برصغیر پاک وہند میں بالخصوص اس وقت کئی سطحوں پر مختلف جماعتیں، تنظیمیں اور ادارے اسلامی صحافت سے وابستہ ہیں۔ ہر ایک دین کی سربلندی اور دعوت و تبلیغ کے عمل میں سرگرم ہے۔ اس خطے میں جس قدر بھی تنظیمیں، جماعتیں اور ادارے ہیں تو ان کی فکر کے حامل اردو اسلامی رسائل وجرائد بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اُردو اسلامی رسائل وجرائد ایسے بھی ہیں جن کا عظیم دینی صحافتی سفر کم ہے پھر بھی ان کے اثرات تمام شعبہ ہائے زندگی پر صاف نظر آتے ہیں۔ یہ محدود دائرہ کار سے اٹھ کر ہمہ گیر اور آفاقی طرز پر دعوت وتربیت کا کام سرانجام دینے کا شعور پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی علمی و تحقیقی میدانوں میں گراں قدر خدمات ہیں جن کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اردو اسلامی رسائل وجرائد اسلامی علوم وفنون کے مختلف

پہلوؤں پر مضامین شائع کر کے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات بہترین انداز و اسلوب میں پہنچانے کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔ جس سے علم و اطلاع کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ دینی اقدار و روایات کے تحفظ، بقاء اور ترویج میں اسلامی مجلات کا کردار نا قابل فراموش ہے۔ مجلات کے مقالات سے تحقیق و جستجو کی راہنمائی و حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ دینی اعتبار سے ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ان مقالات میں فکری راہیں کھولنے اور جمود ختم کرنے کی سعی ہوتی ہے اور دینی صحافت کی عام اور خاص اشاعتیں اہل علم کی توجہ کا نمایاں مرکز رہی ہیں۔ ان کے متنوع مضامین سے سوچ کے زاویے نمایاں ہوتے ہیں۔ اسلامی مجلات کا مواد ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر محیط ہوتا ہے۔ یہ تاریخ کے عظیم مآخذ ہیں۔

ضیائے حرم کا تعارف اور اجراء کا پس منظر:

بر صغیر میں صحافت پر توجہ اٹھارویں صدی عیسوی میں زیادہ دی جانے لگی جس سے معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور صحافت کے اثرات عقائد و نظریات اور تہذیب و تمدن پر مرتب ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ باطل نظریات و افکار کے علمبر داروں نے پرنٹ میڈیا پر باطل افکار و نظریات کی ترویج، نئی نسل کے اذہان کو اپنا علمبر دار بنانے اور اسلامی تعلیمات کی توہین و تضحیک شروع کرنے کی کوششیں تیز کر دیں۔ قیام پاکستان کے بعد امت مسلمہ کی اصلاح اور تحفظ پر توجہ دینے کی ضرورت مزید بڑھ گئی۔ کیونکہ وطن عزیز پاکستان کا حصول جس مقصد کے لیے ہوا اس کو پورا کیا جائے۔ مذکورہ بالا حالات میں جب مسلم معاشرہ اہلِ مغرب کی ثقافتی یلغار کی زد میں تھا تو قیام پاکستان سے وابستہ امیدیں دھندلاتی نظر آنے لگیں۔ ان حالات میں علماء کرام نے صحافت کے میدان میں اپنے محدود وسائل کے باوجود باطل کا تعاقب کیا اور مسلمانوں کو درپیش مشکلات و مسائل میں ان کی رہنمائی کا فریضہ نہایت احسن طریقہ میں نبھایا۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہر مکتبہ فکر کے علماء و مفکرین نے اخبارات کے علاوہ رسائل و جرائد اور مجلات کا اجراء کیا۔ انہی میں سے ایک معتبر نام ماہنامہ ضیائے حرم کا بھی ہے جس نے باطل افکار کی تردید کی۔ نئی نسل کو اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلا کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی۔ دینِ اسلام کے سیاسی، مذہبی، سماجی اور معاشی نظریات و اسلامی تعلیمات کی دیگر نظاموں پر فوقیت ثابت کی اور نبی کریمؐ کی محبت و اطاعت کا چراغ دلوں میں روشن کرنے کی کوشش کی۔ آج تقریباً 51 سال کے بعد بھی پوری آب و تاب کے ساتھ ماہنامہ ضیائے حرم منزل کی جانب گامزن ہے۔

> "1970ء میں آستانہ عالیہ امیریہ چشتیہ بھیرہ کے سجادہ نشین جناب جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے حافظ مظہر الدینؒ کے مشورے سے ماہنامہ ضیائے حرم جاری کیا۔ اس رسالے کے اجراء کا فیصلہ حضرت ثانی الا ثانی غازی ملت پیر محمد شاہ بھیرویؒ نے ایک مخلص مرید جناب میاں محمد اسلم مرحوم کے دولت کدے واقع سیالکوٹ میں ہوا۔ اس کے بانی ارکان میں ایک اور اہم نام لیکچرار محمد اشرف کا ہے۔ ضیائے حرم کے اجراء پر اس کا صدر دفتر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی عمارت میں اور دفتر اشاعت لاہور میں قائم کیا گیا۔ علاوہ ازیں سیالکوٹ، کراچی اور ہائی ویکب انگلینڈ میں اس کے ذیلی دفاتر نے کام شروع کیا۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری ضیائے حرم کے مدیر و ناشر اور جناب محمد امجد جاوید ناظم اشاعت ہوئے اور اس کا پہلا شمارہ کنول آرٹ پریس لاہور سے طبع ہو کر اکتوبر 1970ء مطابق شعبان 1390ھ کو شائع کیا گیا۔ پہلے شمارے کا سرورق معروف خطاط جناب حافظ محمد یوسف سدیدی مرحوم نے تیار کیا"۔[2]

ماہنامہ ضیائے حرم الحمد اللہ اب تک باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ دینی مجلات میں ماہنامہ ضیائے حرم کو اپنے اس عظیم دینی صحافت کا سفر شروع کیے ہوئے اب تک ترپن برس ہوئے ہیں اس عرصہ میں اس نے وہ تمام کامیابیاں حاصل کی ہیں جو ایک کامیاب مجلہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس

ماہنامہ کے اثرات تمام شعبہ ہائے زندگی پر صاف نظر آتے ہیں۔ اس مجلہ سے استفادہ کرنے والا وسیع قارئین کا حلقہ پوری دنیا میں موجود ہے۔

ضیائے حرم کے اجراء کے مقاصد:

رسائل و جرائد کے آغاز کے کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں جن کے پیش نظر مجلات کو شائع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ماہنامہ ضیائے حرم کے اجراء کے بھی کچھ مقاصد تھے جن کا تذکرہ کرتے ہوئے ماہنامہ کے سرپرست اعلیٰ پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

"ضیائے حرم ایسے پر آشوب دور میں مطلع صحافت پر طلوع ہو رہا ہے جب کہ ہر طرف فتنوں کے جھکڑ چل رہے ہیں اور سازشوں کے جال بچھائے جا رہے ہیں اور ان مہیب خطرات کے باوجود اتحاد اور اتفاق کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی میر کارواں کو شکوہ ہے کہ اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا کارواں والوں کو گلہ ہے کہ میر کارواں کا کردار مشکوک ہے اور وہ اعتماد کے قابل نہیں۔ بے حسی انتشار اور بے یقینی کی وبا زوروں پر ہے۔ ان حالات میں ضیائے حرم کو اپنا اہم فریضہ ادا کرنا ہے۔ مخالفت کے طوفانوں میں کلمہ حق کہنا ہے۔ بہتان تراشیوں کے ہجوم میں راہ راست کی نشاندہی کرنا ہے۔ بے یقینی کے اندھیروں میں ایمان و یقین کی چراغ روشن کرتے ہیں بفضلہ تعالیٰ و توفیقہ " [3]

ایک اور مقام پر مدیر اعلیٰ ماہنامہ کے مقاصد کا تذکرہ یوں کرتے ہیں :

"ایسے مضامین کی اشاعت ہمارا اولین فرض ہے جو بندے کا رشتہ اپنے خدا سے جوڑدے اور امتی کے دل میں اس کے محبوب مرشدؐ کی محبت کا چراغ روشن کردے۔ اسلامی تعلیمات کو موثر پیرایہ میں بیان کرنا، اسلام کی معاشی، معاشرتی، سیاسی اور اخلاقی گوشوں کی خوبیوں کو آشکارا کرنا اور دیگر نظاموں پر ان کی برتری اور فوقیت ثابت کرنا، حضورؐ کے صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین، آئمہ اہل بیت اور دیگر اعاظم رجال کی سوانح حیات کو قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش کرنا ضیائے حرم کا فرض اولین ہے"۔[4]

ضیائے حرم کے ابتدائی دور میں حالات میں کافی اتار چڑھاؤ آئے۔ ان حالات سے گزرنے کے باوجود ضیائے حرم کی اشاعت کے چودہ سال مکمل ہونے پر اس کے سرپرست اعلیٰ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ضیائے حرم کے ماضی پر اس طرح روشنی ڈالی:

"ہم اللہ تعالیٰ کا صدق دل سے شکر ادا کرتے ہیں کہ ان حوصلہ شکن حالات اور زہرہ گداز واقعات میں ضیائے حرم اسلام کے ایک ادنیٰ مخلص سپاہی کی حیثیت سے بتوفقیہ تعالیٰ اپنا فرض بڑی جرات، حوصلہ مندی اور سلیقہ شعاری سے انجام دیتا رہا۔ کاروانِ ملت کی تاریک راہوں میں جس نے قدم قدم پر امید و ہدایت کے چراغ روشن کیے رکھے تھے۔ ہر نازک موڑ پر جس نے اہل قافلہ کو للکارا اور درپیش خطرہ سے انہیں آگاہ کیا۔ بھیانک خطرات کے ہجوم میں بھی اس نے جو کہا سچ کہا۔ جو لکھا سچ لکھا۔ اس کے پیش نظر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب مکرمؐ کی خوشنودی تھی۔ اور اس کی مہربانی اور نصرت سے گرہیں کھلتی گئیں، مشکلیں آسان ہوتی گئیں اور طویل مسافتیں سمٹتی گئیں۔ اس دور جبر و پندار میں شائع ہونے والے ضیائے حرم کے شمارے اپنے اندر ایک خصوصی جاذبیت رکھتے ہیں۔ اس کی فائلیں گواہ ہیں کہ اس نے کلمہ حق بلند کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ کسی سلطان جابر کی قہر آلود نگاہیں اسے ہراساں نہ کرسکیں، کسی کی داد و دہش اسے اپنی طرف ملتفت نہ کر سکی، چشمِ مصطفویؐ نے جس قلب و نگاہ کو سیراب کر دیا ہو وہ کسی کے جود و عطا کو کب خاطر میں لاتا ہے"۔[5]

ضیائے حرم نے مختلف اوقات میں قارئین کے لیے مختلف سلسلے بھی شروع کیے۔ ان میں ایک اہم سلسلہ مضامین تفسیر "ضیاء القرآن" کے وہ اقتباسات ہیں جن کے ذریعے عصر حاضر میں لکھی جانے والی اس عظیم تفسیر کا معتدبہ حصہ ضیائے حرم کے قارئین تک پہنچایا گیا۔ پیر کرم شاہ نے

مختلف احادیث النبوی شریف کی تشریح قلمبند فرمائی جو "ضیاء الحدیث" کے عنوان سے گاہے گاہے ضیائے حرم کے صفحات کی زینت بنتی رہی۔ ان کے علاوہ ضیائے حرم کے سلسلوں میں سر دلبراں (اداریہ)، خیالات و افکار، سیرت طیبہ، سیاسیات، وقت اور مسائل، پاکستانیات، گوشہ خواتین، اہل بیت اطہار، اعمال و فضائل، اسلامی تہوار، اولیائے کاملین اور فکر و نظر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

ماہنامہ ضیائے حرم برصغیر پاک و ہند کے ان چند علمی و تحقیقی اسلامی رسائل و جرائد میں شامل ہے جو گذشتہ کئی سالوں سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس مجلہ کے مقالات و مضامین اور خصوصی اشاعتوں نے برصغیر کے بہت سے لوگوں کو اپنی جامعیت و اہمیت کی وجہ سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ لوگوں کے اندر ایسی تحریک پیدا کرنے کی کوشش اس ماہنامہ کے ذریعے کی جاتی رہی کہ وہ اسلام کو بحیثیت مکمل ضابطہ حیات تسلیم کریں اور دینِ اسلام پر عمل پیرا ہوں۔ اس مجلہ کے مقالات میں علوم قرآنی و حقائق فرقانی کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ نہ صرف قرآنی علوم کی ترویج و اشاعت کا سبب بنا رہا بلکہ پاکستان و عالم اسلام کے مسلمانوں کے حالات و واقعات اور مسائل پر بھی فکر انگیز اداریئے اور مضامین و مقالات پیش کر کے مسلمانوں کی توجہ اس جانب مبذول کرائی۔ اس کے قارئین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں سے وابستہ افراد اس کے قارئین میں شامل ہیں۔ اس کی دینی اقدار، معاشی، معاشرتی اور سیاسی امور میں کردار و اثرات اور اہمیت اچھی خاصی ہے۔

ماہنامہ ضیائے حرم ایک علمی و اصلاحی جریدہ ہے۔ اس کے اولین مقاصد میں یہ شامل ہے کہ وہ عناد سے بالاتر ہو کر دینِ اسلام کی ابدی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کرے۔ اس کی ماہانہ اور خصوصی اشاعتوں میں اتباع قرآن و سنت کی تبلیغ، ترویج و اشاعت، دین اسلام کا دفاع، سلف صالحین کے اسلام فہمی کا پرچار، معاصر فقہی، فکری و ملی و دیگر مسائل کا احاطہ اور عصری مسائل پر دینی نکتہ نگاہ سے تبصرہ اور ان کا حل و تدارک جیسے موضوعات پر مضامین و مقالات ہوتے ہیں۔ جب پاکستان میں لادینی نظریات پروان چڑھنے لگے تو پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ماہنامہ ضیائے حرم کا اجراء کر کے ان کا علمی تعاقب کر کے منہ توڑ جواب دیا۔

ماہنامہ ضیائے حرم کے مضامین و مقالات عقلی و نقلی دلائل سے مزین ہونے کے علاوہ قاری میں فکری جستجو پیدا کرتے ہیں۔ اس کے خاص نمبروں کے ذریعے اخلاقیات سے متعلقہ مضامین کے ذریعے امن و امان، اتحاد و اتفاق اور محبت و اخوت کو فروغ دیا گیا، عبادات کو جسمانی و روحانی فوائد کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا، تصوف کے بارے میں پائے جانے والے غلط نظریات اور تصورات کا رد کر کے حقیقتِ تصوف سے آگاہی دلا کر اخلاقی اقدار کی درستی، سیاسی و اقتصادی بحرانوں کے حل کے لیے صوفیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت دی گئی ہے اور عصر حاضر کے دینی اور علمی مسائل کے اسلامی حل پیش کر کے اسلامی تہذیب کو اپنانے اور اسلامی تعلیمات پر چلنے کا درس دیا گیا ہے۔ الغرض ماہنامہ کی خصوصی اشاعتوں کے مقالات تحقیقی، ادبی اور سادہ اندازِ بیان کا حسین امتزاج لیے ہوئے ہیں ان کے ذریعے ماہنامہ نے انسانیت کی رہنمائی اور فروغ دین میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ہر دور میں رسائل و جرائد اور مجلات قوم کا اہم اثاثہ اور ترجمان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر وسیع و عریض پیمانے پر علمی ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ ان کا مواد چاہے علمی و ادبی ہو، سیاسی و سماجی ہو، مذہبی و تہذیبی ہو، معاشرتی و ثقافتی ہو یا اخلاقی و اقداری ہو، ہر لحاظ سے معاشرتی لوگوں کی رہنمائی اور ترجمانی کرتا ہے۔ بعض مجلات اتنی زیادہ عمر بھی نہیں رکھتے لیکن پھر بھی اپنے اندر موجود مواد کی حیثیت و اہمیت کا لوہا منوا رہے ہوتے ہیں اور بعض رسائل و جرائد کی اشاعت کو سینکڑوں برس بیت جانے سے ان کی عمر سینکڑوں سالوں پر محیط ہوتی ہے اور ان کا معیاری ذخیرہ و مواد حیثیت و وقعت کے اعتبار سے کسی سند سے کم نہیں ہوتا۔ اسلامی رسائل و جرائد کا تو اپنا ایک خاص مقام و مرتبہ ہے۔ جب یہ مجلات اپنے اندر اسلامی علوم و فنون کو جگہ دیتے ہیں تو ان کا معیار اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسلامی رسائل و جرائد میں سے ماہنامہ ضیائے حرم ایک پرانا اسلامی و

اصلاحی مجلہ ہے۔ اس کی طویل اور شان دار تاریخ ہے۔ ماہنامہ ضیائے حرم کی حیثیت علوم اسلامیہ کے ایک اردو انسائیکلوپیڈیا سے کم نہیں ہے۔ دیگر اسلامی رسائل وجرائد کی طرح دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں اپنا اہم کردار ادا کرتا چلا آرہا ہے۔

دینی روایت کے تحفظ اور فروغ میں کردار

1۔ تحریک ختم نبوت:

نبی کریم کی ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ اس لیے اس عقیدہ میں چودہ سو سال سے کبھی بھی امت دورائے کا شکار نہیں ہوئی۔ ختم نبوت کا تحفظ دین اسلام کی روح اور جان ہے۔ دینی صحافت کسی بھی ملک میں مسلم قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتا ہے۔ معاشرے میں اس کا کردار اہم ہوتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں جہاں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے مختلف اخبارات اور رسائل وجرائد کا اجرا ہوا وہاں اسلام مخالف قوتوں نے بھی اپنی بساط کے مطابق اس محاذ پر کام کیا۔ مسلمانوں میں عقیدہ کا انتشار پیدا کرنے کے لیے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت کا چکر چلایا۔ مرزالعین کے خلاف تحریکیں چلیں جانوں کے نذرانے پیش کیے گیے۔ تحریک ختم نبوت میں علما کرام کے ساتھ ہر میدان میں دینی صحافت پیش پیش رہی۔ اس تحریک میں دینی صحافت کا بڑا شاندار کردار رہا ہے۔ ضیائے حرم دینی صحافت میں ایک جانا پہچانا اور مقدم نام ہے۔ اس تحریک میں اس مجلہ کا کردار آب زر سے لکھنے لائق ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پھر قادیانی فرقے نے پھر بال وپر نکالے جس کے نتیجے میں 1953 میں تحریک ختم نبوت چلی اس میں علما کرام میں مقتدر راہنماؤں نے جو خدمات سر انجام دیں وہ تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ پھر 1974 میں تحریک ختم نبوت چلی تو ضیائے حرم صف اول کے مجاہدوں میں شریک تھا۔ اس کے علاوہ ضیائے حرم مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو ان کی اس نازک ذمہ داری کی طرف بروقت توجہ دلاتا رہا۔ ربوہ ریلوے سٹیشن کے واقعہ سے حوالے ضیائے حرم میں لکھا گیا۔

> "ربوہ ریلوے سٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قادیانیوں کے حملہ کے نتیجہ میں ملک بھر میں جاری احتجاج کے حوالہ سے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قوم سے اپنی نشری خطاب میں کہا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ تنہا نہیں کر سکتا۔ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ بھٹو نے واضح انداز میں کہا کہ ختم نبوت پر میرا محکم ایمان ہے اس پر زندہ ہوں اور رہوں گا۔ جو شخص حضور ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا، وہ میرے نزدیک کافر ہے۔"[6]

تحریک ختم نبوت بلاشبہ برصغیر کی عظیم ترین تحریک تھی۔ جس میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اور لاکھوں مسلمانوں کو قید وبند کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 1953ء سے شروع ہونے والی یہ تحریک 1974ء کو اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور اب آئینی طور پر وہ مسلمانوں سے ایک الگ قوم شمار کیے جاتے ہیں۔ دینی صحافت نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا اور سات ستمبر 1974ء کا عظیم دن رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کی فتح کا دن ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے پر ضیائے حرم نے لکھا:

> "قادیانیت کے مسئلے پر مسٹر بھٹو نے حزب اختلاف کے رہنماؤں کے صحیح موقف اور ملت اسلامیہ کے متفقہ مطالبے کو تسلیم کرکے اپنے اشتراکی دوستوں کی بڑی حد تک حوصلہ شکنی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح سمت میں قدم اٹھا کر انہوں نے اپنی قوم کے دل جیت لیے ہیں۔ ان کے وقار، اثر ونفوذ اور احترام میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اس لیے صرف ان کی ذات کو نہیں بلکہ پاکستان کے استحکام کو عدیم النظیر فائدہ پہنچا ہے۔ خدا کرے وہ ہمیشہ جادہ مستقیم پر گامزن رہیں"[7]

ضیائے حرم کے اولین مقاصد میں یہ شامل ہے کہ وہ عناد سے بالاتر ہو کر اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت اور دینی روایت کے تحفظ اور فروغ کرے۔ اسلام مخالف فتنوں کی بروقت سرکوبی کے علاوہ مستقبل کے لیے نوجوان نسل کی تیاری اس کا مشن ہے۔

2۔ دینی سیاست کا فروغ:

پاکستان میں دینی صحافت کا ہمیشہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی لحاظ سے کردار اہم رہا ہے۔ پاکستان میں خاص طور پر دینی سیاست پر زور دیا گیا اور کوشش کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر دینی صحافت نے مختلف موضوعات و عنوانات کے تحت دینی سیاست کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ 1969ء سے 1971ء کا دور پاکستان کی تاریخ کا ہنگامہ خیز دور تھا۔ وہ دور جس میں ایک نظریاتی مملکت ہوتے ہوئے بھی نظریاتی کشمکش کا طوفان اٹھا۔ پاکستان جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اس وقت اسلام دشمن سیاست پاکستان کی حاکم تھی۔ اس مرحلہ پر علماء کرام اور دیگر افراد نے غفلت برتی اور اپنی استطاعت کے مطابق پاکستان میں دینی سیاست کے لیے کوئی خاص جدوجہد نہ کی۔ ملکی انتخابات میں مذہبی جماعتوں کے اختلاف کی وجہ سے لادین اور سیکولر جماعتیں جیت گئیں۔ ضیائے حرم نے 1970ء کے انتخابی نتائج کے متعلق لکھا:

> "آخر سات دسمبر کا تاریخی دن آ گیا۔ بھولے بھالے عوام جو جھوٹے وعدوں کے چکر میں پھنس چکے تھے جو بہتان تراشوں کے طوفان میں اپنے حقیقی بہی خواہوں سے بدگمان ہو چکے تھے۔ انہوں نے ووٹ کے ذریعے اپنا فیصلہ ان لوگوں کے حق میں دے دیا، جو سوشلزم کے علمبردار تھے۔ عوام نے جن لوگوں پر اعتماد کیا ہے اور مستقبل کی صورت گری کا فریضہ سونپا ہے وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ امت مسلمہ ان پر اعتمد کرے۔ عوام نے ایسی راہ اختیار کی ہے جو پرخار اور دشوار ہے۔"[8]

قیام پاکستان کے وقت ہر لیڈر اسلام کا نعرہ لگاتا تھا پھر معلوم نہیں کیا ہوا ہر زبان پر چپ کے تالے لگے ہوئے تھے۔ اس صورتِ حال میں بھی اسلامی رسائل و جرائد میں خاص طور پر ضیائے حرم نے تمام رکاوٹیں اور مشکلات میں پاکستان میں اسلامی سیاست کے لیے علمی و قلمی جہاد رکھا۔ جب جنرل ضیاء الحق کا دور آیا تو اس کے دور میں لادین اور سیکولر و سوشلزم علمبرداروں کے لیے حالات سازگار نہ رہے اور اسلامی نظام لاگو کرنے کے لیے کوششیں و کاوشیں ہونے لگیں تو ضیائے حرم نے اس دور کا خیر مقدم کیا۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد اسلامی نظام سیاست کی جانب واضح پیش رفت نہ ہوئی تو ماہنامہ ضیائے حرم نے پھر اسلام کی خدمت کی طرف توجہ دلوائی اور جنرل ضیاء الحق کو خبردار کیا:

> "خدا لگتی کہیے کہ گزشتہ تیرہ ماہ میں کوئی خوش آئند تبدیلی رونما ہوئی ہے؟ یہاں ایک تبدیلی ضرور رونما ہوئی ہے کہ پے در پے ایسے واقعات روپذیر ہونے لگے ہیں جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کے بارے میں اب جنرل صاحب کا جوش و خروش ماند پڑتا جا رہا ہے۔ اب ان کے گرد ایسے لوگوں نے حلقہ بنا لیا ہے جو انہیں اسلام مخالف سمت لے جانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔"[9]

وطن عزیز پاکستان میں اسلامی رسائل و جرائد عام طور پر اور ضیائے حرم خاص طور پر مختلف موضوعات کے مقالات میں دینی سیاست کو اجاگر کرنے میں بہترین کردار ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ دینی جماعتوں کے باہمی اختلاف کو مٹانے اور باہمی اتفاق و اتحاد کی ضرورت کے احساس کو پروان چڑھانے میں اس ماہنامہ کی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔

3۔ سیکولرزم اور سوشلزم کا مقابلہ:

مملکت خداداد پاکستان اسلامی نظریاتی مملکت کے طور پر وجود میں آیا۔ پاکستان کی بقاء، سلامتی اور اس کے معاشی، سیاسی اور معاشرتی مدوجزر میں دینی صحافت نے ہمیشہ بے مثال کردار ادا کیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد جب وطن عزیز میں لادینی، سوشلزم، باغیانہ افکار، ملحدانہ خیالات، مشرکانہ

معاملات، اور معاشرتی مسائل وواقعات رونما ہوئے تو دینی صحافت نے فوری ردِ عمل ظاہر کیا اور بہترین حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بتایا اور ساتھ ہی دینی روایت کے تحفظ اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر پاکستان کے مسلمانوں کو مغربی یلغار، کفریہ عقائد اور لادینی نظریات و حالات سے بچانے کے لیے ضیائے حرم کا کردار ہمیشہ اہم رہا ہے۔ اسلام دشمن افکار کی تردید اور اسلامی اقدار وروایات کی پاسداری کے لیے اس مجلہ نے ہمیشہ لبیک کہا۔ ہر دور میں مذاہبِ باطلہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر اس نے ردِ عمل ظاہر کیا۔ اس کا رول ملک وملت کی بہتری کے لیے اہم رہا ہے۔ جب پاکستان کی سیاسی فضا دو واضح گروپوں سوشلزم اور اسلام میں تقسیم تھی۔ دائیں اور بائیں بازو میں محاز آرائی زوروں پر تھی۔ سیاست کی طرح صحافت بھی دائیں اور بائیں بازو کے چکر میں بٹ چکی تھی ایسے حالات میں ضیائے حرم نے صحافتی میدان میں دائیں بازو کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ اس نے روزِ ازل سے ہی کفریہ نظریات کی ہر طرح ہر میدان میں نفی کی۔ وہ اپنے اجراء کے چند مہینوں کے اندر ہی بے حد مقبول ہو گیا۔ اس کی ابتدا ہی سے اسلام مخالف قوتوں کے خلاف احتجاج کی روایت اور دینی روایت کے تحفظ اور فروغ میں کردار روشن ستارہ کی طرح ہے۔ گویا لادینی نظریات اور سوشلزم جیسے نظریات کے خلاف آواز بلند کرنا شروع ہی سے ضیائے حرم کے خمیر میں شامل رہا ہے۔ اس بات کا اندازہ اس کے مقالات ومضامین سے بخوبی ہوتا ہے۔ جیسے سوشلزم اور ملی وحدت کا خاتمہ [10]، نظام مصطفیٰؐ اور ہماری ذمہ داریاں [11] اور ہم میدان میں اتر چکے ہیں [12] مقالات اسلامی جدوجہد کی بہترین مثال ہیں۔

4۔ الحادی فکر کا مقابلہ:

تاریخ پر جب ہم ایک غائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو بہت سے فاسد خیالات، لاتعداد غیر فطری نظریات اور الحادی افکار کے لشکر سامنے آتے ہیں۔ ایک محقق اور مورخ فکر وتدبر کے ساتھ جب تاریخ کا جائزہ لیتا ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ بیسویں صدی باقی تمام صدیوں پر اپنے باغیانہ افکار اور ملحدانہ نظریات کی بابت سبقت لے گئی ہے۔ سرمایہ داری کا ظہور بھی اسی صدی میں نمودار ہوا۔ تحریک الحاد بھی یہیں سے پروان چڑھی اشتراکیت وکیمونزم جیسے ناپاک نظریے بھی اسی صدی کی پیداوار ہیں۔ قیام پاکستان تک چند اخبارات اور رسائل وجرائد تھے جو خالص دینی صحافت سے وابستہ تھے، جن کے ذریعے ملت میں اسلامی شعور کو بیدار کیا گیا اور جن کے ذریعے لادینی اور باطل نظریات کے مقابلے کے لیے زمین ہموار ہوئی۔ پھر رفتہ رفتہ مختلف مدارس اور مرکزوں سے اسلام کی حفاظت کے لیے اسلامی مجلات کا مزید اجراء ہوا۔ ان میں سے ضیائے حرم ایک جانا پہچانا نام ہے جو دینی صحافت میں ایک منفرد نام اور حیثیت رکھتا ہے۔ اس زمانے میں علماء کرام اور اسلامی رسائل وجرائد نے مل کر بغیر کسی خوف وڈر سے الحادی فکر اور دیگر فاسد نظریات پر بے باک ہو کر قلم اٹھایا ہے۔ اس زمانے میں ملحدین نے دینی احکام کو خاص طور پر نشانہ بنایا ہے اور مسلمانوں کو ان کے دین سے کاٹنے نکالنے کی کوشش وکاوش جاری رکھی ہوئی ہے۔ الحاد کے فتنے کا ماضی سے گہرا تعلق ہے۔ یہ فتنہ اب منظم شکل اختیار کر کے مختلف ممالک میں حکومتی سرپرستی میں آگیا ہے۔ جیسا کہ ہم جنس پرستی کو کئی ممالک میں قانونی درجہ بھی دیا جا چکا ہے۔ آج مسلم نوجوان اس فتنے کا خاص طور پر شکار ہو رہے ہیں۔ عالم اسلام آج جن جن بڑی مشکلات میں گھرا ہوا ہے ان میں سے ایک بڑا خطرہ الحاد اور لادینیت کی طرف بڑھتا رجحان ہے۔ اس الحادی فکر کی روک تھام کے لیے تمام اسلامی ممالک میں عام طور پر اور پاکستان میں خاص طور پر علماء کرام کی مختلف مدارس اور مرکزوں سے کوششیں وکاوشیں جاری ہیں۔ دینی صحافت میں ضیائے حرم قاری کے اسلامی عقائد کو محفوظ کرنے کے لیے شب وروز انتھک محنت کا مظاہرہ اپنے مقالات ومضامین کے ذریعے کر رہا ہے۔ بہتوں کو ضیائے حرم کی شبانہ روز تحقیق اور علمی جہاد کے ذریعے الحادی فکر سے نجات وفرار کی توفیق ملی ہے۔ اسلام کے خلاف عیسائیت کا خوفناک منصوبہ [13]، پندرھویں صدی ہجری ایک آزمائش ایک چیلنج [14]، عیسائی مبلغین اور علمائے اسلام [15]، سامراجی سازشیں [16] ان مضامین میں سے اسلامی فکر کی تبلیغ اپنی جگہ ایک بہترین کوشش وکاوش ہے۔ ضیائے حرم کی کاوشوں سے تمام صدیوں کے باغیانہ افکار، ملحدانہ نظریات، اشتراکیت اور کیمونزم جیسے غلیظ خیالات کی روک تھام کی گئی اور

اسلامی افکار کی تبلیغ کی گئی۔

5۔ موثر دینی شخصیات کا تعارف:

تمام اسلامی مجلات کا یہ خاصہ ہے کہ وہ بعض اہم موضوعات پر خصوصی شمارے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ جو کہ اس موضوع کے تمام اہم پہلوؤں اور تمام جزئیات کا احاطہ کرنے کے وجہ سے قارئین کو اس موضوع کی بہت سی کتب سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ ماہنامہ ضیائے حرم نے بھی خالص دینی موضوعات پر کافی تعداد میں خاص نمبرز شائع کیے ہیں تا کہ دینی رجحان عام ہو، اتحاد و اتفاق امت کو فروغ ملے، مغربی تہذیب کے پیدا کردہ نظریاتی، معاشرتی، معاشی اور تہذیبی خرابیوں کا ادراک ہو اور واضح لائحہ عمل ان کے تدارک کے لیے پیش ہو، عصر حاضر کے علمی اور فکری مسائل میں عوام کی رہنمائی ہو اور نئی نسل کو دینی اقدار اور اسلامی آداب و ثقافت سے روشناسی ہو۔

ماہنامہ ضیائے حرم نے وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے مقربین، صحابہ کرام، صوفیاء کرام اور مشاہیر ملت کے حالاتِ زندگی اور اہم واقعات کو بھی اپنے خاص شماروں میں جگہ دیتا چلا آرہاہے۔ کیوں کہ ان کی زندگی قوم کا اثاثہ ہوتی ہیں جس سے آگاہی پر دل و دماغ میں انصاف پسندی، نظم وضبط، ایثار و قربانی، اطاعت و فرمانبرداری اور خدمتِ خلق کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ اچھے انسانوں کی سوانح کو اجاگر کرنے سے انسانیت کی اصلاح ہوتی ہے۔ ان کی سیرت کے مطالعے سے اصلاحِ احوال کے خواہش مند حضرات اپنی زندگیاں انھیں کو دیکھ کر ڈھالتے ہیں جس سے ایک اچھے معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے۔ اسی سوچ اور ضرورت کے پیش نظر ماہنامہ ضیائے حرم نے مختلف صحابہ کرام، اولیاء کرام اور مشاہیر ملت پر کئی خصوصی نمبرز قارئین کی خدمت میں پیش کیے ہیں۔ ضیائے حرم کو شروع ہی سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ مختلف موضوعات بالخصوص دینی و علمی شخصیات پر خصوصی نمبرز شائع کرتا رہتا ہے۔ جن میں ،فاروق اعظم نمبر[17]،اولیاء اللہ نمبر،ضیاءالامت نمبر،اقبال نمبر[18]،ڈاکٹر عبد القدیر نمبر، غوث اعظم نمبر، حافظ مظہر الدین نمبر، شمس العارفین نمبر، اعلیٰ حضرت بریلوی نمبر، خواجہ خواجگان نمبر، سید فیض الحسن شاہ نمبر، غزالی دوراں نمبر، شیخ الاسلام نمبر، صدیق اکبر نمبر[19] اور سید حیدر علی شاہ نمبر قابل قدر و ذکر ہیں۔ اسلامی علوم کی بے مثال خدمت کرنے والی مایہ ناز شخصیات میں علماء و مفکرین سر فہرست ہیں۔ ان دینی شخصیات نے اسلامی علوم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اسے آنے والی نسلوں تک بحفاظت پہنچایا۔ انھی علماء و مفکرین کی محنت و کاوش کی وجہ سے آج ہمارے پاس اسلامی تعلیمات کا بہت زیادہ ذخیرہ کتابوں کی شکل میں موجود ہے۔ ضیائے حرم کا ہر شمارہ مندرجات کے لحاظ سے علم و عرفان کا خزینہ ہوتا ہے۔

6۔ مختلف اوقات میں اٹھنے والی اسلامی تحریکوں کی ہمنوائی:

اسلامی نظریاتی مملکت پاکستان میں بارہا اسلامی تعلیمات پر کاری ضرب لگانے کی کوششیں ہوئیں۔ پاکستان میں جس وقت دینی روایت کے تحفظ اور فروغ کے لیے اسلامی تحریک چلی تو ضیائے حرم ہمیشہ اس کا صف اول کا ہمنوا بنا۔ صحافت کے میدان میں ایک منفرد حیثیت رکھنے والا رسالہ ضیائے حرم بروقت باطل کی تاریکیوں کے خلاف جہاد میں شریک رہا۔ اس کے فکری اثرات قومی سطح پر مرتب ہوئے۔ تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا تحریک ختم نبوت ضیائے حرم پیش پیش رہا۔ ضیائے حرم نے ایک خصوصی شمارہ "تحریک ختم نبوت نمبر" کے نام پر بھی شائع کر چکا ہے۔ تحریک ختم نبوت میں اس مجلہ کا کردار اہم رہا جس کے نتیجے میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا، اس میں قادیانیوں کو اسلام کا نام استعمال کرنے سے قانونی طور روک دیا گیا اور ان کے لیے اسلام کی مذہبی علامات اور اصطلاحات کے استعمال کو قانونی جرم قرار دیا گیا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سرکاری سطح پر اسلامی نظام کے لیے عملی اقدامات جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار میں ہوئے۔ حکومتی سطح پر خود صدر مملکت کی جانب سے بڑے کھلے اور واضح انداز میں اسلامی نظام کی حمایت کی جاتی رہی تو اس مجلہ نے نفاذ شریعت کے سلسلے میں خیر مقدم

کیا۔ نفاذ شریعت کے ضمن میں اس مجلہ نے لکھا:

"پاکستان کا حاکم اعلیٰ جنرل محمد ضیاء الحق نے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لیے یہ مثبت قدم اٹھایا ہے کہ آئندہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ ہر اس قانون کو کالعدم قرار دے دے جو کتاب و سنت کے منافی ہو۔ ہمارے کان ایسی باتیں سننے کو ترس گئے تھے۔ ساری قوم تہ دل سے جنرل صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر قوت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے۔"[20]

جب شریعت آرڈی نینس کا اعلان ہوا تو ضیائے حرم نے اسلامی جماعتوں کو موثر کردار ادا کرنے کے لیے زور دیا:

"صدر مملکت نے شریعت آرڈی نینس کا اعلان کر دیا ہے۔ وہ جماعتیں جو اسلام سے دلی وابستگی رکھتی ہیں، ان کے پاس اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ اس اعلان کی بھرپور حمایت نہ کریں۔ اگر دینی جماعتوں نے صدر ضیاء کے اس اعلان پر مثبت رد عمل ظاہر نہ کیا تو پھر اس انجام کیا ہو گا، اس کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی قوم ایسا زریں موقع ضائع کر دیتی ہے تو پھر صدیوں پچھتایا کرتی ہے، تب کہیں جا کر توبہ کا دروازہ کھلتا ہے۔"[21]

سینٹ آف پاکستان کے ارکان مولانا سمیع الحق اور قاضی عبد اللطیف نے ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لیے "پرائیویٹ شریعت بل" منظوری کے لیے سینٹ میں پیش کیا۔ حکومت وقت اور مختلف سیاسی جماعتوں نے اس بل پر اپنا اپنا رد عمل ظاہر کیا۔ لیکن دینی صحافت میں اکثر مجلات نے اور خاص طور پر ضیائے حرم نے اس بل کی حمایت میں واضح موقف اختیار کیا۔ شریعت بل میں قانون شریعت کے مکمل نفاذ کی بات کی گئی۔ اپنے مقاصد کے حوالے سے یہ بل بہت اہم ہے جو پاکستانی عوام کی مکمل ترجمانی کرتا ہے۔ ضیائے حرم نے اس بل کی تائید و حمایت کی ہے۔ الغرض ضیائے حرم ایک بے نظیر دینی رسالہ ہے اور ضیائے حرم واقعی "فقر غیور" کی پوری پوری ترجمانی کر رہا ہے۔ دین اسلام سے محبت اور دینی اقدار و روایات کے تحفظ، بقاء اور ترویج میں اس کا کردار بھرپور اور اہم ہے۔

7۔ مغربی تہذیب کی یلغار کا مقابلہ اور فتنوں کی سرکوبی:

مغربی تہذیب جمہوریت اور سیکولرزم کی آغوش میں لپٹی ہوئی ایمانی اور روحانی اقدار سے نابلد تہذیب ہے۔ مغرب مادی ارتقاء کے ساتھ اخلاقی نشو نما کے تقاضوں کو ہم آہنگ نہ رکھ سکا۔ اس تہذیب کی بنیاد سائنسی ترقی، عقل پرستی اور شہوت پرستی پر ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت میں شامل ہے کہ لذت اور عقل کا غلام بننا ہے نہ کہ مذہب کا۔ آج کل یہ تہذیب کیسے کیسے غیر فطری کاموں کو جواز بخش رہی ہے۔ ہم جنس سے تعلق کی اجازت، ایک ہی جنس کے لوگوں کا آپس میں نکاح، عریانیت کی عمومی اجازت، سود کی حوصلہ افزائی ان سب کا حاصل یہی ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر عمل کر کے آزاد ہے اور خود اپنی مرضی کا مالک ہے۔

مغربی تہذیب کی اس وقت عالم اسلام سے فکری اور نظریاتی جنگ جاری ہے۔ فکری یلغار اور نظریات کی جنگ وہ جنگ ہے جو آلاتِ حرب کے بجائے دیگر ایسے ذرائع سے لڑی جاتی ہے جس سے غیر معمولی منصوبہ بندی اور منظم طریقے سے اقوام و ملل کی ذہنیت، تعلیم و تربیت، معاشرت و معیشت، تہذیب و تمدن اور خیالاتِ نظریات تبدیل کیے جاتے ہیں۔ جس کے اثرات جسم کی بجائے عقائد و نظریات پر صدیوں جاری رہتے ہیں۔ اور نسل در نسل تقویت کے ساتھ فروغ پاتے رہتے ہیں۔ اہل مغرب کا عالم اسلام کو اسلامی تعلیمات سے برگشتہ کرنے اور ان میں نظریاتی ارتداد پھیلانے کا منصوبہ تاریخ اسلامی کا سب سے خطرناک منصوبہ ہے۔ اس فکری یلغار میں سیاسی، نظریاتی اور نشریاتی وسائل کو بتدریج استعمال کرتے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کو اسلام سے بیگانہ کر دیا۔ وہ کفر کے جھنڈے تلے اسلام کے خلاف کھڑے ہو گئے۔

مغربی تہذیب کی فکری یلغار اور ان کے فتنوں کے چنگل میں دیگر اسلامی ممالک کی طرح پاکستان بھی پھنستا چلا جا رہا ہے۔ آج ہم اسلامی ثقافت اور

تمدن کی بجائے مغربی ثقافت کی عکاسی کیوں کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ صرف اور صرف اسلام سے دوری ہے اور ہمارا تعلق اللہ کے ساتھ کمزور ہو گیا ہے۔ اس جنگ کا مقابلہ پاکستان میں علماء کرام مختلف پلیٹ فارمز سے بھرپور انداز میں کر رہے ہیں۔ دینی صحافت کے میدان میں ضیائے حرم ہر موڑ پہ اسلام کی جنگ احسن اور منظم طریقے سے لڑ رہا ہے چاہے وہ مغربی فکری یلغار ہو یا انکار حدیث جیسا فتنہ ہو، الحادی فکر کا مقابلہ ہو یا کوئی اور فتنہ۔ وطن عزیز میں اٹھنے والے ہر فتنے کی بروقت سرکوبی ضیائے حرم کے خمیر میں شامل ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں اس کے مقالات مغربی تہذیب کی نفی اور کئی فتنوں کی سرکوبی کرتے ہوئے ملتے ہیں۔ ماہنامہ ضیائے حرم برصغیر پاک وہند کے ان چند علمی و تحقیقی اسلامی رسائل و جرائد میں شامل ہے جو گذشتہ کئی سالوں سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس مجلہ کے مقالات و مضامین اور خصوصی اشاعتوں نے برصغیر کے بہت سے لوگوں کو اپنی جامعیت و اہمیت کی وجہ سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ لوگوں کے اندر ایسی تحریک پیدا کرنے کی کوشش اس ماہنامہ کے ذریعے کی جاتی رہی کہ وہ اسلام کو بحیثیت مکمل ضابطہ حیات تسلیم کریں اور دین اسلام پر عمل پیرا ہوں۔ قرآن کا پیغام[22]، دنیا کا تہذیبی مستقبل اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں[23] اور امت مسلمہ کے چند اجتماعی فرائض اور ذمہ داریاں[24] جیسے آرٹیکلز سے اس مجلہ کی محنت و کاوش کا اظہار بخوبی ہوتا ہے۔

8۔ تحریک نظام مصطفیٰ:

مارچ 1977ء کے عام انتخابات میں اپوزیشن کی جانب سے انتخابی نتائج میں دھاندلیوں کے الزام میں احتجاجی تحریک شروع کی گئی۔ اپوزیشن میں سبھی دینی و سیاسی جماعتیں شامل تھیں اس لیے اس احتجاجی تحریک کو "نظام مصطفیٰ تحریک" کا نام دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں اس تحریک کو ملک کے عام مذہبی طبقے کی تائید و حمایت حاصل ہو گئی۔ ہر روز ملک کے چھوٹے بڑے شہروں میں مساجد سے احتجاجی جلوسوں کا آغاز کیا جاتا اور گرفتاریاں پیش کی جاتیں۔ اس تحریک کو ناکام بنانے میں پھر سیاسی پارٹیاں فصلی بٹیروں کا کردار ادا کرنے لگیں۔ اس تحریک کا ساتھ دینی رسائل و جرائد و رسائل نے بھرپور انداز میں دیا۔ دینی صحافت نے منظم طریقے سے تحریک نظام مصطفیٰ کی حامی بھری اور اسلامی سوچ کو منظر آم لانے کے لیے ضیائے حرم ان میں سے ایک اہم رول تھا۔ اس تحریک میں کافی لوگوں کی آنکھوں کے چراغ گل ہوئے۔ کافی ماؤں کی گودوں سے ان کے لخت جگر چھین لیے گئے۔ اس عظیم نظام حیات کے لیے کافی خون بہا اور وطن عزیز پاکستان کی شاہراہیں لالہ زار ہوئیں۔ یہ نظام آکر رہے گا اور ظالم اپنے ظلم سمیت صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ ادبی و تاریخی اعتبار سے ضیائے حرم کے مقالات کی بہت وقعت ہے۔ ان مقالات و مضامین میں فکری راہیں کھولنے اور جمود ختم کرنے کی کوشش شامل ہے۔ جیسے نظام مصطفیٰ اور ذمہ داریاں[25] اور پاکستان میں اسلام کا نفاذ[26]۔ ضیائے حرم کا مواد ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر محیط ہے۔ پاکستان سے باہر بھی اسلامی علوم کی ترقی اور ترویج و اشاعت میں اس کا کردار بہت اہم ہے۔ اس کے موجودہ اور گذشتہ کئی نامور محققوں اور ادیبوں کی تحریریں علمی و فکری تحریکوں کی امین ہیں۔

9۔ ملکی قانون سازی پر اثرات:

دستور کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے اور اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دینے کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ قانون سازی میں قرآن و سنت کے دائرے میں پابند بنانا 1973ء کے آئین کی وہ نمایاں خصوصیات ہیں جن پر آج بھی اس ایوان کو فخر ہونا چاہیے اور اس مقصد کے لیے دستور سازی کے ہوم ورک میں ضیائے حرم کی طرف سے شبانہ روز محنت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ آئین کی منظوری اور نفاذ کے ساتھ ہی قومی اسمبلی کے سامنے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مسئلہ پیش آگیا۔ اس مسئلے کی ایک الگ لمبی تاریخ ہے جس کا ذکر بات کو مزید طوالت دے گا۔ لیکن ہوا یوں کہ قادیانیوں نے ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر حملہ کر دیا۔ ملک بھر میں اس پر احتجاج شروع ہو گیا اور قومی اسمبلی کو اس پر قانون سازی کرنا پڑی۔ قانون سازی کے اس مرحلے پر مسئلہ ختم نبوت پر ضیائے حرم نے بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ ربوہ۔ قرآنی

لفظ کے پردے میں خطرناک سازش[27]، سر ظفر اللہ قادیانی کے جواب میں[28]، ردمرزائیت میں مولانا نواب الدین منکوہی کی خدمات[29] اور تحریک ردِ مرزائیت کے تین مجاہد[30] اس سلسلے میں مجلے کی دیگر کاوش کے علاوہ قلمی جہاد درج بالا مقالات سے مزید واضح ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام:

بر صغیر میں صحافت پر توجہ اٹھارویں صدی عیسوی میں زیادہ دی جانے لگی جس سے معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور صحافت کے اثرات عقائد و نظریات اور تہذیب و تمدن پر مرتب ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ باطل نظریات و افکار کے علمبر داروں نے پرنٹ میڈیا پر باطل افکار و نظریات کی ترویج، نئی نسل کے اذہان کو اپنا علمبر دار بنانے اور اسلامی تعلیمات کی توہین و تضحیک شروع کرنے کی کوششیں تیز کر دی قیام پاکستان کے بعد امت مسلمہ کی اصلاح اور تحفظ پر توجہ دینے کی ضرورت مزید بڑھ گئی۔ کیونکہ وطن عزیز پاکستان کا حصول جس مقصد کے لیے ہوا اس کو پورا کیا جائے۔ مذکورہ بالا حالات میں جب مسلم معاشرہ اہلِ مغرب کی ثقافتی یلغار کی زد میں تھا تو قیام پاکستان سے وابستہ امیدیں دھندلاتی نظر آنے لگیں۔ ان حالات میں علماء کرام نے صحافت کے میدان میں اپنے محدود وسائل کے باوجود باطل کا تعاقب کیا اور مسلمانوں کو درپیش مشکلات و مسائل میں ان کی رہنمائی کا فریضہ نہایت احسن طریقہ میں نبھایا۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہر مکتبہ فکر کے علماء و مفکرین نے اخبارات کے علاوہ رسائل و جرائد اور مجلات کا اجراء کیا۔ انہی میں سے ایک معتبر نام ماہنامہ ضیائے حرم کا ہے جس نے باطل افکار کی تردید کی۔ نئی نسل کو اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلا کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی۔ دینِ اسلام کے سیاسی، مذہبی، سماجی اور معاشی نظریات و اسلامی تعلیمات کی دیگر نظاموں پر فوقیت ثابت کی اور نبی کریمؐ کی محبت و اطاعت کا چراغ دلوں میں روشن کرنے کی کوشش کی۔ آج تک ترپن سال بیت جانے پر بھی اپنی پوری چمک و دمک کے ساتھ صفحہ ہستی پر موجود ہے۔ یہ ماہنامہ تب سے آج تک بغیر رکاوٹ کے ساتھ مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ ماہنامہ ضیائے حرم کی حیثیت علوم اسلامیہ کے ایک اردو انسائیکلوپیڈیا سے کم نہیں ہے۔ دیگر اسلامی رسائل و جرائد کی طرح دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں اپنا اہم کردار ادا کرتا چلا آ رہا ہے۔

@ 2023 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

حوالہ جات

---

[1] العلق 96:5،4

[2] اشاریہ ضیائے حرم، عابد حسین شاہ، ص:16، بہاؤالدین زکریا لائبریری بمقام چھونبی تحصیل و نزد چوا سیدن شاہ ضلع چکوال، اول: 1997ء

[3] ماہنامہ ضیائے حرم، مشمولہ: سر دلبراں (اداریہ)، پیر کرم شاہ الازہری، اکتوبر 1970ء، ش:1، ج:1، ص:

[4] ایضاً، اکتوبر 1984ء، ج:15، ش:1،

[5] ماہنامہ ضیائے حرم، مشمولہ: سر دلبراں (اداریہ)، پیر کرم شاہ الازہری، اکتوبر 1984ء، ج:15، ش:1، ص:

[6] ایضاً، ص: 15، جولائی: 1974ء
[7] پاکستان میں دینی صحافت کا کردار، مقالہ نگار: محمد افتخار کھوکھر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص: 286، 1995ء
[8] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 14، جنوری 1971ء
[9] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 25، نومبر 1977ء
[10] آباد شاہ پوری، سوشلزم اور ملی وحدت کا خاتمہ، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 81-84، جلد: 2، شمارہ:
[11] آفتاب حسین، جسٹس، نظام مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داریاں، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 27-33، جلد: 12، شمارہ: 6
[12] احمد نورانی، مولانا شاہ، ہم میدان میں اتر چکے ہیں، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 21-22، جلد: 7، شمارہ:
[13] احمد دیدات، اسلام کے خلاف عیسائیت کا خوفناک منصوبہ، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 19-23، جلد: 18، شمارہ: 9
[14] احمد ندیم قاسمی، پندرھویں صدی ہجری ایک آزمائش ایک چیلنج، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 29-32، جلد: 12، شمارہ: 12
[15] اقبال احمد فاروقی، عیسائی مبلغین اور علمائے اسلام، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 76-85، جلد: 1، شمارہ: 6
[16] ایم۔ اے۔ شیدا۔ ایڈووکیٹ، چودھری، سامراجی سازشیں، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 39-40، جلد: 19، شمارہ: 2
[17] ضیائے حرم لاہور، فاروق اعظم نمبر، مئی 1973ء
[18] ضیائے حرم لاہور، اقبال نمبر، اپریل 1975ء
[19] ضیائے حرم لاہور، صدیق اکبر نمبر، جون 1979ء
[20] ضیائے حرم لاہور، ص: 41، فروری 1978ء
[21] ضیائے حرم لاہور، ص: 41، اگست 1988ء
[22] اے۔ کے۔ بروہی، قرآن کا پیغام، مشمولہ: ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 71-72، جلد: 2، شمارہ: 11
[23] مصطفیٰ سباعی، ڈاکٹر، دنیا کا تہذیبی مستقبل اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 35-47، جلد: 18، شمارہ: 4
[24] محمود احمد غازی، ڈاکٹر، امت مسلمہ کے چند اجتماعی فرائض اور ذمہ داریاں، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 33-39، جلد: 18، شمارہ: 6
[25] آفتاب حسین، جسٹس، نظام مصطفیٰ اور ہماری ذمہ داریاں، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 27-33، جلد: 19، شمارہ: 8
[26] احمد سعید کاظمی، علامہ سید، پاکستان میں اسلام کا نفاذ، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 87-95، جلد: 16، شمارہ: 10
[27] اختر کاشمیری، ربوہ۔ قرآنی لفظ کے پردے میں خطرناک سازش، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 85-87، جلد: 4، شمارہ: 3
[28] مظہر الدین حافظ، سر ظفر اللہ قادیانی کے جواب میں، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 95-98، جلد: 9، شمارہ: 4
[29] ایضاً، ردمرزائیت میں مولانا نواب الدین منکوہی کی خدمات، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 79-84، جلد: 5، شمارہ: 3
[30] منشا تابش قصوری، مولانا، تحریک ردِ مرزائیت کے تین مجاہد، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ص: 73-78، جلد: 5، شمارہ: 3